REGD N. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۷/۱۲ | یکم ظہور ۱۳۳۷ ہش | یکم اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ جولائی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق احباب کو قبل ازیں اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضور کی طبیعت آجکل درد نقرس کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ انتقال فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

گہرے رنج و غم اور انتہائی حزن و ملال کے ساتھ ہم یہ اندوہناک خبر احباب جماعت تک پہونچا رہے ہیں۔ کہ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء بروز جمعرات صبح چھ بجے مری میں انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت حضرت سیدہ کی عمر کم و بیش ۶۷ سال تھی۔ قریباً دو ہفتہ سے آپ کی طبیعت بخار کھانسی اور سینے میں درد کی وجہ سے بہت ناساز چلی آرہی تھی۔ اور گزشتہ تین چار روز سے قلب کی تکلیف شروع ہو جانے کے باعث حالت تشویشناک ہو گئی تھی۔

حضرت سیدہ مرحومہ کا وجود خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھا۔ اور آپ کو کئی امتیازی شرف حاصل تھے۔ آپ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی بہو اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم اول تھیں۔ آپ کے اس امتیازی شرف کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عظیم الشان الہامات آپ کے ذریعہ پورے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا ترٰی نسلاً بعیدًا۔ نیز اپنے الہام کے ذریعہ آپکو خبر دی تھی۔ ”انا نبشرک بغلامٍ نافلۃً لک، نافلۃً من عندی“ یعنے ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنے لڑکے کا لڑکا یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے“ چنانچہ یہ پیشگوئی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا ہے۔ اس طور پر پوری ہوئی کہ حضور علیہ السلام کی ہی زندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے گھر حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب پیدا ہوئے۔

حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا رشتہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز فرمایا تھا اور حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی ۱۹۰۵ء میں حضرت امیر المومنین کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی۔ ان دنوں آپ کے والد محترم حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ رڑکی میں متعین تھے۔ برات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی شامل ہوئے تھے۔ اس طرح حضرت سیدہ مرحومہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم اول کی حیثیت سے قریباً ۵۴ سال حضور کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت سیدہ موصوفہ کے بطن سے اس وقت بفضلہ تعالیٰ سات صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں بعض بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ وفات کے وقت مری میں آپ کے پاس آپ کے پانچ صاحبزادے

(باقی صہ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اگست

صحیح اسلامی طریق کار

ذیل میں جماعت اسلامی کے جریدہ "ایشیا" ۲۸ / ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء سے ہم ایک نوٹ کا خلاصہ اسی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں:

"عراق میں جو خونیں انقلاب آیا ہے وہ ممکن ہے اہل ملک کا دامن خیر و فلاح کے ثمرات سے بھر دینے والا ہو۔ لیکن جو لوگ اس انقلاب کو نظیر بنا کر خود اپنے ملک میں ایسا انقلاب لانے کی باتیں کرتے ہیں۔ انہیں ملک کا ہر بہی خواہ یہی مشورہ دے گا۔ کہ وہ عقل و ہوش کے ناخن لیں۔

ہم نے برسر اقتدار حضرات پر سخت سے سخت الفاظ میں تنقید کی ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں کبھی حسن ظن نہیں رہا۔ لیکن ہم اس بات کی ہرگز حمایت نہیں کر سکتے کہ ان لوگوں کو اقتدار سے محروم کرنے کے لئے عراق کی ٹریجڈی دہرانے کا اعلان کیا جائے۔ جو شخص اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ وہ فی الواقعہ ملک میں جو بری بھلی جمہوریت قائم ہے اسے ختم کر کے ملک کو فوجی آمریت کے حوالے کرنا چاہتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

فوجی آمریت مسلط ہوگی۔ تو وہ صرف برسر اقتدار لوگوں کی گردنیں تہ تیغ نہیں کرے گی۔ بلکہ حزب اختلاف کو بھی زکو لعوبیں پلوا دے گی۔ جو لوگ اس قسم کے حالات پیدا ہونے اور اپنے مخالفین کی گردنیں کٹے جانے کا نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنی گردنوں کی مضبوطی کو بھی جانچ لینا چاہیئے۔ عراق کے باشندے تو اس انقلاب کے حق میں پھر بھی یہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ ملک پر شاہیت مسلط تھی۔ اس سے نجات پانے کے لئے اس "ٹریجڈی" کے سٹیج کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ ہمارے ہاں تو جمہوریت قائم ہے۔ اگرچہ اسے مثالی جمہوریت نہیں کہا جا سکتا تاہم ایک جمہوریت میں شہریوں کو جو حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ وہ سب سے بڑی حد تک ہم تمتع ہو رہے ہیں۔ ہمیں اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے۔ ہم برسر اقتدار طبقے پر تنقید کر سکتے ہیں۔ ان کے خلاف قانونی اقدامات کو عدالتوں میں چیلنج کر سکتے ہیں۔ دستور ہمیں پانچ سال کے بعد اپنے ملک کی حکومت کو تبدیل کرنے کا حق دیتا ہے۔ اور اگر برسر اقتدار گروہ اس حق کو سلب کرنا چاہے تو ہم عدالت سے استمداد کر سکتے ہیں۔ ہماری عدالتوں نے شہریوں کو دستور کے عطا کردہ حقوق کی حفاظت میں بعض بڑی اونچی روایات قائم کی ہیں۔ کیا آپ اس جمہوریت کو ختم کر دینے کے خواہشمند ہیں؟"

(ایشیا ۲۸ / ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء)

اس نوٹ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہی ہے جس پر جماعت احمدیہ ہمیشہ سے کاربند ہے۔ اور جس پر وہ ہمیشہ سے چلی آئی ہے اس میں وہی باتیں کہی گئی ہیں جو الفضل ہمیشہ اسلامی جماعت کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اب ان کو بھی کچھ نہ کچھ سمجھ آنے لگی ہے۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ طرز خیال میں یہ تبدیلی محض ابن الوقتی ہے۔ اور چونکہ وہ انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے ایسے خیالات ظاہر کر رہے ہیں چنانچہ یہ دوست یہ دلیل دیتے ہیں کہ عملاً اب بھی وہ وہی کام کر رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ سوائے ایسے خطرناک انقلابات کے برآمد نہیں ہو سکتا جیسا کہ عراق میں ہوا ہے۔ اور الیشیا نے اپنے اسی نوٹ میں خود ہی اس طرف اشارہ بھی کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ

"ہم نے برسر اقتدار حضرات پر سخت سے سخت الفاظ میں تنقید کی ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں کبھی حسن ظن نہیں رہا۔"

یہ دوست کہتے ہیں کہ پاکستان بننے کے بعد جو کچھ انہوں نے کیا ہے مندرجہ بالا الفاظ اس کا نرم ترین انداز کہا جا سکتا ہے انہوں نے پاکستانی حکومت کے برسر اقتدار لوگوں کے خلاف شروع ہی سے ایسی گندی مہم جاری کی ہوئی ہے۔ کہ اس کی مثال تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔ آپ ان کے اخباری اور دوسرے لٹریچر کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ جو پاکستان میں آکر شائع کیا ہے۔ اور اس کے مطابق جو جو سرگرمیاں جاری رکھی گئی ہیں وہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کے ذیل کے الفاظ سے کسی قدر واضح ہو سکتی ہیں۔ فاضل جج فرماتے ہیں:

"جب جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے حکومت کی ان سرتوڑ کوششوں میں جو وہ ۵ مارچ کو فسادات کے روکنے کے لئے کر رہی تھی کسی قسم کا تعاون پیش نہ کیا۔ تو ہمارے نزدیک جماعت کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا۔ بلکہ اس کے برعکس مولانا نے سرکشانہ رویہ اختیار کیا۔ تمام واقعات کا الزام حکومت پر عائد کیا۔ اور فسادی عناصر کو "تشدد کا شکار" کہہ کر ان سے عام ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کی گورنمنٹ ہاؤس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے ہم یہی اثر قبول کر سکتے ہیں۔ کہ وہ پورے نظام حکومت کے انہدام کی توقع کر رہے تھے۔ اور حکومت کی متوقع پریشانی اور درماندگی پر بغلیں بجا رہے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھی جائے۔ کہ جماعت اسلامی کا مقصد اقتدار حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اللہ کی حاکمیت کے ماتحت مذہبی ادارات کے قیام کا مقصد حاصل کرنے کا موثر ترین ذریعہ یہی ہے۔ تو اس امر میں ذرا بھی شبہ باقی نہیں رہتا کہ جو کچھ ہو رہا تھا۔ اسے جماعت اسلامی کی پوری تائید و حمایت حاصل تھی۔"

(تحقیقاتی رپورٹ اردو صفحہ ۲۷۱)

حقیقت یہ ہے کہ شروع سے لے کر آج تک مودودی صاحب اور ان کی تیادت کا یہی طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اس لئے ہمارے دوست کہتے ہیں کہ ایشیا کا یہ نوٹ محض منافقت ہے۔ اور کچھ بھی نہیں ان کا بس چلے تو وہ خود بھی خونی کھیل پاکستان میں کھیلیں جو عراق میں کھیلا گیا ہے۔

مگر اس کے باوجود ہم اپنے دوستوں سے عرض کرتے ہیں۔ کہ خواہ یہ دروغ مصلحت آمیز ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اس کا فائدہ ہے۔ آج وہ منافقت سے ہی سہی آئین پسندی کا اظہار کر رہے ہیں۔ تو کل یہی آواز ان کے دلوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تاریخ میں آتا ہے کہ ایک یہودی نماز کی نقل اتارا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی یہ اجر دیا کہ وہ آخر میں مسلمان ہو کر مرا۔ نہ ہمارا یقین ہے کہ اسی طرح بھی مودودی صاحب اور ان کی جماعت احمدیت سے کچھ نہ کچھ تربیت ہو رہی ہے۔

یاد رہے کہ ہمیں جماعت اسلامی یا اس کے سربراہوں سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ ہم ان کو امت محمدیہ کے ہی افراد خیال کرتے ہیں۔ اور ہم نے ہمیشہ اس کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے ہمیں بڑی امید ہے کہ وہ اسلام کے صحیح نظریات کا علم غیر مسلموں سے جلد تر سمجھ سکتے ہیں۔ وہ آجکل کے سیاسی حالات کی وجہ سے بعض دوسرے لوگوں کی طرح چند مغالطوں میں گرفتار ہیں۔ جن سے نکالنے کے لئے ہم کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں بڑی خوشی ہے۔ کہ ہماری باتیں نہ سہی تجربہ ان کو سکھا رہا ہے۔ کہ اس زمانہ میں خاصکر دین کے لئے کشت و خون خواہ اس کو کتنا بھی مقدس رنگ دیا جائے فساد فی الارض کے سوا کوئی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ جو امن کی فضا اس وقت ہمارے ملک میں جمہوریت کی وجہ سے قائم ہے اس کو غنیمت سمجھنا چاہیئے اور آئین پسندانہ طریقوں سے اسلامی اخلاق کو پھیلانا چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ ابھی تک جماعت اسلامی جبر و اکراہ کے غیر اسلامی طریقوں سے مکمل رہائی حاصل نہیں کر سکی۔ اور فوجی اور قانونی جبر کی نوعیت میں شدید تفریق سمجھتی ہے حالانکہ جبر جبر ہی ہوتا ہے۔ خواہ اس کو قانونی رنگ ہی کیوں نہ دیا جائے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو صحیح طریق کار سمجھنے کی توفیق عطا کرے

عشرہ تحریک جدید

چندہ تحریک جدید کی وصولی کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے

یکم اگست سے ۱۰ اگست

تک عشرہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے انتظامات شروع کر دیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسجد احمدیہ ہیگ (ہالینڈ) میں دنیا کے مختلف ممالک کے قریباً پچاس طلباء کی آمد

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ کی ایمان افروز تقریر

(از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل - بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ہالینڈ مشن کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں عالمی عدالت کا ادارہ قائم ہے۔ اس ادارہ کی مناسبت سے یہاں ہر سال بین الاقوامی قانون کی اعلیٰ اور امتیازی تعلیم کے لئے وسیع پیمانہ پر لیکچرز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مختلف ممالک سے سینکڑوں طلباء اس خاص کورس میں شمولیت کے لئے ہالینڈ آتے ہیں۔ کئی ہفتوں تک لیکچرز کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دنیا کے ممتاز ماہرین قانون اور پروفیسر صاحبان لیکچرز دیتے ہیں۔ ان لیکچرز کا انتظام بین الاقوامی عدالت کی عمارت ہی کے ایک حصہ میں کیا جاتا ہے۔

اس زرّیں موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن ہالینڈ نے یہ انتظام کیا کہ اکیڈیمی کے سیکرٹری سے مل کر بورڈ پر یہ اعلان آویزاں کروایا کہ جو طلباء اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں یا مسجد دیکھنا چاہیں تو وہ اپنے اسماء گرامی سیکرٹری اکیڈیمی کو لکھوا دیں تاکہ طلباء کی تعداد کے پیش نظر مناسب انتظامات انجام دیئے جاسکیں۔ یہ اعلان بھی کیا گیا کہ بہت ممکن ہے اس موقعہ پر مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وائس پریذیڈنٹ آف انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس بھی تشریف لائیں اور اپنے قیمتی خیالات سے مستفید فرمائیں۔

مورخہ ۱۶ - ۵۸ کو مسجد احمدیہ ہالینڈ میں دنیا کے مختلف ممالک مثلاً ناروے، سویڈن، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، ایسٹ افریقہ، ویسٹ افریقہ، ساؤتھ افریقہ، مصر، شام، لبنان، پاکستان، ہندوستان، امریکہ اور ہالینڈ کے پچاس کے قریب اسٹوڈنٹس مسجد کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ جہاں انہوں نے جماعت احمدیہ کے مختلف زبانوں میں شائع کردہ اسلامی لٹریچر سے تعارف حاصل کیا۔

نیز مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ کا ایمان افروز خطاب سنا۔ اس موقعہ پر انگریزی، ڈچ، جرمن اور فرنچ زبانوں میں بہت سا لٹریچر آمدہ مہمانوں کی خدمت میں تحفۃً پیش کیا گیا۔ اور کافی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

مکرم جناب حافظ صاحب نے کارروائی کی ابتداء کرتے ہوئے طلباء کو بتایا کہ اس مسجد اور مشن کا قیام جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوا ہے اور اس کے قیام کی غرض وغایت یہ ہے کہ مغرب کے ان سعید الفطرت انسانوں کو جو دنیاوی اور مادی الجھنوں سے مضطرب ہیں اور اطمینان قلب کے حصول کے لئے سرگردان وحیران ہیں۔ اسلام کی روح پرور اور حیات آفرین تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔ اور انہیں حقیقی راحت اور سچی فرحت کی دائمی زندگی کی راہ سے ہمکنار کیا جاسکے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے قریباً پوری دنیا یورپ، امریکہ، افریقہ، مڈل ایسٹ اور فار ایسٹ میں مشنز کھول کر مساجد، سکول، کالج وغیرہ تعمیر کر کے بنی نوع انسان کی عدیم المثال خدمت سرانجام دی ہے۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعت اگرچہ ایک چھوٹی سی اور غریب جماعت ہے مگر اللہ تعالیٰ نے آج اسی کو توفیق بخشی ہے کہ اس نے انگلش، جرمن، ڈچ اور دیگر مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع کر کے اور قرآن پاک کے تراجم کروا کر ساکنان عالم کو اسلام کے بہت قریب کر دیا ہے۔ چنانچہ لوگ یکے بعد دیگرے آہستہ آہستہ اسلام قبول کرتے جارہے ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا کہ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب وائس پریذیڈنٹ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے ہماری درخواست کو قبول فرماتے ہوئے آپ نے خطاب کے لئے اپنا قیمتی وقت عنایت فرمایا ہے۔ امید ہے کہ آپ کے قیمتی کلمات ہم سب کے لئے مفید اور علم میں اضافہ کا باعث ہوں گے۔ اس کے بعد جناب چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ اپنے مفید خیالات سے مستفید فرماویں۔

جناب چوہدری صاحب بالقابہ کا ایمان افروز خطاب

طلباء سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ صاحبان کو مکرم حافظ صاحب کے تعارفی خطاب سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اس مشن کی مؤسس جماعت احمدیہ ہے جو اگرچہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر اپنی تنظیم اور کام کے لحاظ سے بہت بڑی اور منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ اور مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ میں بھی اس جماعت کا ایک ادنیٰ ممبر ہوں۔

آپ نے جماعت کی تاریخ نہایت اختصار کے ساتھ بیان فرماتے ہوئے طلباء پر اس کے قیام کی غرض وغایت واضح فرمائی اور بتلایا کہ اس آخری زمانہ میں اسے مختلف ممالک میں ایسے مراکز قائم کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔

آپ نے فرمایا کہ بیسویں صدی کے نصف میں جوہری توانائی نے ایک غیر معمولی ترقی حاصل کی ہے اور جہاں اس کے ذریعہ انسانوں نے بہت سے مادی اور دنیوی فوائد حاصل کئے ہیں وہاں انہیں بہت سے خطرناک اور کٹھن مسائل سے بھی دوچار ہونا پڑا ہے۔ آج کی بڑھتی ہوئی ترقی میں آرام دہ زندگی کی خوشی اور مسرتوں کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑا خوف یہ لاحق ہے کہ یہ اقدامات بجائے انسانی فلاح وبہبود کی طرف بڑھنے کے کہیں اس کی تباہی اور بربادی کی طرف نہ بڑھ جائیں۔

اس نئی مصیبت سے نجات اور مخلصی حاصل کرنے کے لئے بہت سی تدابیر کی گئیں۔ اسے مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے جانچا گیا۔ تا اس خطرہ کا کوئی مناسب اور معقول حل تلاش کیا جائے۔ مگر نتیجہ یہی ہے کہ ابھی تک معاملہ جوں کا توں ہے۔

موجودہ دَور کے اہم ترین اور بظاہر لاینحل مسائل کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ساٹھ سال قبل ہی جب کہ ان حالات کے پیدا ہونے کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ ان ساری باتوں سے لوگوں کو خبردار کر دیا تھا۔ اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے ان مسائل کے بہترین حل پر بھی روشنی ڈال دی تھی اور بتلا دیا تھا کہ اس بے اطمینانی اور بے چینی کا حل صرف اور صرف مذہب ہی پیش کر سکے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے۔ اس لئے اس کا مقصد اس کی تباہی نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی رہنمائی کرنا ہے۔ اور ساری کی ساری رہنمائی خواہ اصولی طور پر ہو یا تفصیلی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اور انسانوں کے درمیان رشتہ پیدا کرنے والا ایک ہی ذریعہ ہے جو مذہب ہے اس لئے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے مذہب کی اشد ضرورت ہے۔

آپ نے کہا کہ ان مادی ترقیات کے حصول کی کوشش کے ساتھ ساتھ مذہب کو پس پشت ڈال دیا گیا اور اس سے استمداد حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اطمینان اور سکون انسانی قلوب سے اٹھ گیا۔ لہٰذا اس بے چینی اور بے قراری کے علاج کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ اور اس نے مختلف ممالک میں اپنے مراکز قائم کئے ہیں تا ان کے ذریعہ صحیح طور پر رہنمائی کی جاسکے۔ جماعت احمدیہ کا ایمان ہے کہ اگر دنیا مذہب کی طرف پورے طور پر توجہ کرے تو خوف وہراس اور بے چینی کی تاریک گھٹائیں خود بخود چھٹ کر روشنی کا سورج نمودار ہو سکتا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مکمل رہنمائی صرف وہی مذہب کر سکتا ہے جو اپنے اندر زندگی رکھتا ہو اور جس کی تعلیم کسی شک وشبہ کے بغیر خدا تعالیٰ کے اپنے الفاظ پر مشتمل ہو اور خدا [illegible]

اس کی پشت پناہی کرتا ہو اور ایسا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ کیونکہ قرآن پاک خدا تعالے کے اپنے الفاظ پر مشتمل ایک زندہ اور مکمل ہدایت ہے۔ یہ وہ صاف اور شفاف چشمۂ آب شیریں ہے۔ جو پیاسوں کی تشنگی دور کرنے کے لئے ہر وقت جاری وساری ہے اور ہر زمانہ اور ہر حالت میں اس کے زندگی بخش پانی سے سینچے ہوئے درخت پاود سے پھل پھول سکتے ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا جب اللہ تعالے کسی وجود کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کی ضروریات اور لوازمات کو پہلے سے پیدا فرما دیتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور اسے زندگی کی ضروریات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تو خدا تعالے نے اس کے سارے سامان پہلے سے مہیا کئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح موجودہ زمانہ کی مشکلات کے وجود میں آنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے حل کے لئے سامان بہم پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ میرے زمانہ کو آنے والے زمانہ سے ویسی ہی نسبت ہے جو موجودہ زمانہ کو آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ یعنی جب دنیا کی ابتداء ہوئی۔ تو اس کی رہنمائی پہلے سے آدم علیہ السلام کے ذریعہ کر دی گئی۔ اور اب بھی جب سطح زمین پر ان نئے مسائل کا دھارا پھوٹنے والا تھا تو ایک نئے آدم کے ذریعہ اس کی رہنمائی کے سامان پیدا کر دیئے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالے نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں قرآن پاک کی تعلیم کے ذریعہ وہ ہدایت دوں کہ جو اس وقت اور اس زمانہ کے مطابق ضروری ہے۔

تقریر کے دوران میں آپ نے بتلایا کہ لندن میں مجھ سے عیسائیوں کے ایک اہم فرقہ (METHODIST) کے لیڈر نے اپنی ایک کانفرنس کے موقعہ پر ذکر کیا کہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں نئی پود چرچ سے علیحدہ ہوتی جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ اب ان کے پاس روحانی تشنگی دور کرنے کی قوت جاتی رہی ہے۔ اس کے برعکس حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ تن تنہا اٹھے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا تو لوگ جوق در جوق ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ انہوں نے اسی وقت بتا دیا تھا کہ خدا تعالے نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری جماعت زمین کے کناروں تک پھیل جائے گی۔ چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ احمدی دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ اور انہوں نے اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دی ہوئی ہیں اور دن بدن جماعت کو مزید ترقی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک بین امتیاز ہے جو دوسرے مذاہب کے مقابل اسلام میں آپ کو نظر آ سکتا ہے۔ اور سوچنے والوں کے لئے اس میں ایک رہنمائی ہے

آخر پر آپ نے فرمایا کہ اگرچہ یہ جماعت مالی لحاظ سے غریب اور تعداد کے لحاظ سے چھوٹی ہے۔ اس کے پاس وہ شان وشوکت نہیں جو مادی لحاظ سے بڑھتی ہوئی جماعتوں کو حاصل ہے۔ لیکن اس خطرناک دور میں یہی ایک ایسی جماعت ہے جو دنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچا کر نجات کی راہ دکھا سکتی ہے۔ اور انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کر کے اس کی صحیح رہنمائی کا موجب بن سکتی ہے

کامیابی

عزیزان ہارون الرشید ارشد ابن مکرم قاضی رشید احمد صاحب ارشد اور سید مسعود مبارک شاہ صاحب ابن جناب حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم نے امسال ربوہ سنٹر میں پرائیویٹ امتحان دے کر بی اے پاس کر لیا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالے ان کی کامیابی خیر وبرکت کا موجب فرماوے

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز نصیر احمد بھٹی کا کمپالہ (مشرقی افریقہ) میں گردن کے نچلے حصے میں ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا فرماویں کہ اللہ تعالے اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اس کی بیماری کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے ہم جس پریشانی میں مبتلا ہیں اسے دور فرمائے۔

(بشیر احمد بھٹی راولپنڈی)

ہم سے خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر الفضل)

حصارِ عافیت

* (اختر گوبندپوری)

گمرہوں کے واسطے ہے راہنمائی کی بہار
دل اگر بھٹکا ہے اس کا غم نہ کر ہمت نہ ہار

دورِ حاضرہ کی زبوں حالی سے گھبرائے ہوئے
آ کے سُن اے زخم خوردہ پھر پیامِ کردگار

دیکھ ربوہ کی فضاؤں میں خدا کی رحمتیں
منتظر ہیں آج بھی تیرے لئے اے دلِ فگار

دیکھ ان کچے مکانوں میں تقدس کا خلوص
پاک بینی پاک جوئی پاک بازی کا وقار

میں نے اِن گلیوں میں دیکھا انبساطِ دائمی
ہر قدم پر خیمہ زن ہیں عظمتوں کے شاہکار

وادیٔ دشت وجبل سے آ رہی ہے یہ صدا
"ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار"

دامنِ الفاظ میں ہے عظمتِ کون ومکاں
شاعری تیری ہے اختؔر یا عبادت کا نکھار

شکریہ احباب

از مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب سنٹرل فلور ملز قصور

میرے والد بزرگوار محترم ملک غلام محمد صاحب مرحوم کی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے اظہار ہمدردی کے خطوط وٹیلیگرام پہنچے ہیں۔ بہتوں کو تو جواب شکریہ وقتاً فوقتاً دیا گیا ہے۔ ہو سکتا کہ کسی صاحب کو نہ بھی پہنچا ہو اس لئے میں بوساطت روزنامہ الفضل ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے والد صاحب مرحوم کی فوتیدگی پر اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دیوے۔ آمین

(ملک عبد الرحمٰن سنٹرل فلور ملز قصور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رضؓ نمبردار

چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کو احمدیت کی مخالفت قادیان لے گئی۔ مگر قدرت نے کچھ اور ہی مقدر کر رکھا تھا چنانچہ واپسی پہ آپ کا سینہ نور ایمان سے منور تھا۔

یحییٰ فضلی بی۔ اے مولوی فاضل متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

میں قادیان شریف پہلی مرتبہ صرف دیکھنے کے لئے ۱۹۰۷ء یا ۱۹۰۸ء میں گیا۔ (سن اچھی طرح یاد نہیں) طاعون بڑے زور سے پھیلا ہوا تھا۔ مہینہ مارچ کا تھا تین آدمی میرے ساتھ اور تھے۔ ایک صاحب ہم میں زیادہ علم رکھتے تھے ان کا نام میاں اللہ دتا تھا۔ اب تک ضلع سیالکوٹ میں زندہ ہیں وہ سارا راستہ یہی فخر سے کہتے گئے کہ ہم یہ سوال کریں گے۔ یہ سوال کریں گے۔ میاں اللہ دتا صاحب باپ دادا سے دیندار اور متقی آدمی تھے۔ ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ چل دیئے۔

جمعرات کی شام جب ہم چاروں قادیان کے نزدیک پہنچے تو اذانوں کی آوازیں آنے لگیں۔ ہم متعجب ہوئے کہ سنتے تھے کہ قادیان میں سخت کفر ہے لیکن یہاں تو دینداری معلوم ہوتی ہے۔ یہ بھی سنتا تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک ٹیلیفون بنایا ہوا ہے اس کے ذریعہ لوگوں کو پھسلا کر پھنسایا جاتا ہے۔ ہم چاروں نہایت چوکنے ہو کر قادیان میں داخل ہوئے اور ساتھ کہتے جاتے کہ ہم ہرگز ہرگز ان کے پھندے میں نہیں پھنسیں گے۔

جمعہ کی صبح کو ملاقات کی درخواست اندر بھیجی۔ جواب آیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد ملاقات ہو جائے گی۔ جمعہ کی نماز کے لئے ہم تیار ہو کر مسجد مبارک میں جا بیٹھے حضرت خلیفہ اول تشریف فرما تھے چند اصحاب جن میں مفتی محمد صادق صاحب بھی پاس بیٹھے تھے۔ مولوی صاحب گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑکی سے نکل آئے۔ آپ نے پوستین پہنی ہوئی تھی۔ ان کا آنا کیا تھا میں سچ کہتا ہوں اس طرح معلوم ہوا کہ بادلوں سے چاند نکل آیا ہے۔ ہم سب تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپ محراب میں تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی صاحب تو اس طرح معلوم ہوتے تھے گویا اس جہان میں ہی نہیں۔ کسی صاحب کے سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کوئی مانے یا نہ مانے ہمارا کام تو کہہ دینا ہے۔ اچانک ہمارے لیڈر مولوی اللہ دتا صاحب کھڑے ہو کر اونچی اونچی رونے لگے۔ ہم حیران ہو گئے کہ ان کو کیا ہو گیا۔ ان کے اتنے سالوں کے سوچے ہوئے سوال کہاں گئے۔ اتنے میں حضرت صاحب نے حکم دیا کہ ان کو آگے لے آؤ۔ کسی نے انہیں پکڑ کر حضرت صاحب کے پاس بٹھا دیا۔ حضرت صاحب نے ان کی بڑی دلجوئی کی اور تسلی دی۔ جب چپ ہوئے تو انہوں نے عرض کی کہ حضور میری بیعت منظور فرمائیں۔ حضرت اقدسؑ نے بیعت لینی شروع کر دی۔ ہم بھی اکٹھے ساتھ ہو گئے۔ بیعت اور مصافحہ کیا۔ مسجد مبارک میں جمعہ کی نماز میں قریباً تیس آدمی تھے۔

ہم ہفتہ کو ہی واپس روانہ ہوئے کیونکہ قادیان میں طاعون زوروں پر تھی راستہ میں ہم نے اپنے لیڈر میاں اللہ دتا صاحب سے رونے کی وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی شرمندگی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ کیونکہ میں نے بڑی مخالفت کی تھی۔ اور اس وجہ سے بھی روتا تھا کہ حضرت صاحب کے دعوے سے لے آج تک تاخیر کیوں کی۔ پہلے آ کر کیوں نہ بیعت کر لی۔ ہم نے پوچھا سوال کدھر گئے؟ کہنے لگے سوال کرنے کی مجھے جرأت نہ رہی تھی۔

میں نے خلافت ثانیہ کے شروع میں ہی وصیت کر دی تھی۔ میری دونوں بیویوں نے بھی وصیت کی ہوئی ہے۔ پہلی بیوی طالع بی بی ہے اور دوسری محمدی بی۔ خدا کے فضل سے تہجد اور دیگر نمازوں میں نہایت باقاعدہ ہیں۔ میں نے اپنے بڑے لڑکے چوہدری عنایت اللہ کو قادیان ہائی سکول میں انٹرنس تک پڑھوایا۔ آجکل وہ بی۔ ایس۔ سی ایگریکلچر کر کے تیس سال سے ملازمت کرتا ہے۔ اس کی پیدائش مارچ ۱۹۰۴ء کی ہے۔ میری اپنی پیدائش ماہ بھادوں سمت بکرمی ۱۹۳۳ کی ہے یعنی اس وقت پچاسی سال عمر ہے۔ دوسرے بیٹے ہدایت اللہ کی پیدائش ۱۹۱۰ء کی ہے۔

حج بیت اللہ شریف اور مقامات مقدسہ کی زیارت

(از مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری)

اللہ اللہ کہ خاکسار امسال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر کے بخیریت واپس پہنچ گیا ہے۔ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۸ء کو ہم عازم حج ہوئے تھے ۱۰ مئی کو جدہ پہنچے۔ ۹ اور ۱۰ مئی کی رات کو احرام باندھا۔ ۱۱ مئی کو مکہ معظمہ پہنچے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کر کے صفا و مروہ میں سعی کی۔ ۲۰ مئی کو مکہ شریف سے جدہ ہوتے ہوئے ۲۱ مئی کو مدینہ طیبہ پہنچے اور دس روز وہاں قیام کر کے مورخہ ۳۱ مئی کو مکہ شریف آئے

مورخہ ۲۵ جون کو ہم حج کے لئے مکہ شریف سے منیٰ روانہ ہوئے۔ جہاں پانچ نمازیں ادا ہونے کے بعد مورخہ ۲۶ جون کو عرفات میں پہنچے۔ عرفات سے رات کو مزدلفہ آئے۔ یہاں مغرب، عشاء اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد کنکریاں چن کر ہم مقام منیٰ پر پہنچے اور مورخہ ۲۷ جون بروز جمعہ قربانیاں کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔ اور حج کے ساتھ ہی تیسرا عمرہ بھی ہو گیا۔ اسی روز عصر کے وقت ہم مکہ شریف پہنچے اور طواف اور سعی صفا و مروہ کرنے کے بعد واپس منیٰ پہنچے۔ اور عید کے روز قربانیاں کیں۔ ۲۸ اور ۲۹ جون کو رمی کرنے کے بعد ہم مکہ شریف پہنچے۔

مورخہ ۲۹ جون سے لے کر ۱۱ جولائی تک مکہ شریف میں قیام رہا۔ دوران قیام حجاز میں میں نے بفضلہ تعالےٰ ۹ عمرے اپنے والدین اور دیگر بزرگوں اور عزیزوں کی طرف سے کئے

۱۱ مئی ۱۹۵۸ء سے لے کر مورخہ ۱۱ جون ۱۹۵۸ء تک قیام مکہ میں بفضلہ تعالےٰ پچاس طواف کعبہ شریف کئے۔ گیارہ مرتبہ صفا و مروہ کی سعی کی اور قریباً چالیس مرتبہ مقام ابراہیم پر نوافل دوگانہ ادا کئے ایسے ہی کعبۃ اللہ کے طوافوں کے مواقع پر مقام حطیم میں چار چار نوافل ادا کرتا رہا۔ ہر دفعہ کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑتے وقت ترقی اسلام اور ترقی سلسلہ اور ابنائے فارس کے لئے تفصیلی طور پر دعائیں کرنے کے بعد پھر وکلاء صاحبان۔ ناظر صاحبان۔ اہل ربوہ درویشان قادیان۔ تمام مبلغین۔ کارکنان سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مہاجرین۔ انصار دین۔ مرحومین وارکین انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ و اطفال احمدیہ اور لجنات احمدیہ کے لئے دعا کر کے پھر ان احباب کے لئے جنہوں نے مجھے بذریعہ خطوط اور تحریرات دعاؤں کے لئے لکھا تھا۔ ان کی تحریر کے مطابق حرم شریف میں روزانہ دعائیں کیں۔ اس کے بعد اپنے اہل و عیال موجودہ نسل اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے دعائیں کرتا رہا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ قیام حج کے دوران میں کئی مبشر خوابیں آئیں پیارے آقا سردار دوجہاں سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی زیارت مبارک سے بھی خواب میں مشرف ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ حج اور میری جملہ دعائیں قبول فرمائے۔ جن احباب نے میرے حج پر بخیریت جانے اور واپسی کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ ان کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ✣

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

تمام مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر بروز جمعہ و ہفتہ مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس اس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع فرما دیں۔ احباب کو زیادہ سے زیادہ اس موقعہ پر پہنچ کر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ تمام مجالس شوریٰ کے لئے حسب ضابطہ اپنے نمائندے مقرر کر کے دفتر کو اطلاع فرمائیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا تیسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ۵۸ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار مابیر کے مقام پر کوٹھے والا بنگلہ سے متصل میدان میں منعقد ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی سالانہ اجتماع کمیٹی مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ناظم عمومی کی زیر نگرانی پروگرام مرتب کرنے میں کوشاں ہے اس شاندار اجتماع کے موقع پر جہاں علمی۔ ذہنی۔ تقریری۔ تحریری اور ورزشی مقابلہ جات ہونگے۔ وہاں کمیٹی کے زیر نظر اور بھی دلچسپ پروگرام ہیں۔ جن کو بہت جلد پیش کیا جائے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اس اعلان کے ذریعہ تمام سابق سندھ کی مجالس سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے عموماً توقع رکھتی ہے کہ وہ کثیر تعداد میں اپنے نمائندے بھجوائیں گی۔ نیز اس سلسلہ میں مفید مشوروں سے مطلع فرمائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ پاکستان نیوی میں کمیشن } امتحان مقابلہ ستمبر ۵۸ء میں۔ معیار انٹرمیڈیٹ سائنس۔ شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج عمر ۱۶ ۹/۱۲ تا ۱۸ ۱/۲ درخواستیں بلا توقف بنام نیول ریکروٹنگ افسر نیول بیرکس کوئینز روڈ کراچی یا ۳۳ ڈیوس روڈ لاہور یا ۲۰۷-A پشاور روڈ راولپنڈی یا ۵۰ دی مال پشاور۔

آخری تاریخ ۱۵/۹/۵۸ بنام Naval Recruiting Centre P.N.S. Dilawar, Karachi.

۲۔ داخلہ بی ٹی کلاس پشاور } مجوزہ فارم میں درخواستیں بنام رجسٹرار پشاور یونیورسٹی ۳۱/۸/۵۸ تک۔ فارم دفتر مذکورہ سے طلب ہو۔ (پ۔ ٹ ۲۸/۷/۵۸)

۳۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس } درخواستیں مجوزہ فارم میں جو دفتر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے مل سکتی ہے ۵/۹/۵۸ تک بنام انسپکٹر جنرل پولیس کراچی۔ تنخواہ۔ ۸۰-۵-۱۲۰۔ الاؤنس علاوہ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ۔ قد ۶" ۵ فٹ چھاتی ۳۲ ۳/۴ انچ عمر ۱/۸/۵۸ کو ۱۸ تا ۲۴۔ (پ۔ ٹ ۲۶/۷/۵۸)

۴۔ وظائف ٹریننگ آرکیالوجی } دو سالہ ٹریننگ کے لئے ۵ وظائف۔ مالیت وظیفہ -/۲۰۰ ماہوار

شرائط:۔ ایم اے سیکنڈ کلاس ہسٹری یا جغرافیہ یا عربی یا سنسکرت عمر ۲۱ تا ۳۰ پانچ سال ملازمت لازم۔

درخواستیں ۱۵/۸/۵۸ تک بنام Director of Archaeology Pakistan Secretariat, Karachi I

فارم درخواست و تفصیلات موصوف سے طلب ہوں (پ۔ ٹ ۲۸/۷/۵۸)

پتہ مطلوب ہے } میاں عبدالحق صاحب احمد نگر سابق سیکرٹری مال داور ضلع جھنگ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے

جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال)

ضلع ڈیرہ غازیخان کے خدام الاحمدیہ و احباب جماعت کے لئے

ضروری اعلان

ضلع کے بعض مقامات پر خطرناک سیلاب کی خبریں آرہی ہیں۔ اس وقت سب سے زیادہ مصیبت "شیرہ بند" ٹوٹ جانے کے باعث تحصیل جامپور پر وارد ہے۔ حکام ضلع بروقت امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور محفوظ علاقوں کے لوگوں کی رضاکارانہ خدمات کے متمنی ہیں۔ بحیثیت خدام الاحمدیہ آپ لوگوں کا خدمت خلق کے اس موقع پر فوراً پہنچنا ضروری ہے۔ آپ کثیر تعداد میں پوری تیاری کر کے مصیبت زدگان کو طغیانی سے نکالنے کے لئے میدان عمل میں پہنچ جائیں۔

حکام ضلع سے رابطہ قائم کرنے اور جماعت کی طرف سے مؤثر امداد پیش کرنے کے لئے میں جامپور جا رہا ہوں۔ قائد صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں اور قائد مقامی سے بھی میں درخواست کر چکا ہوں کہ وہ جلد از جلد خدام کی امدادی پارٹیاں تشکیل دے کر جامپور روانہ کریں۔ امید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔

پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ کی پارٹیاں روانہ کرتے وقت انہیں ہر قسم کی مالی غذائی اور پارچات کی امداد دے کر روانہ کریں اور خدام کم از کم ایک ہفتہ کا خرچ ساتھ لے کر آئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنوں میں خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام خدام پہلے شہر ڈیرہ غازیخاں پہنچنے کی کوشش کریں اور قائد صاحب ضلع کے پروگرام کے مطابق اپنی ڈیوٹی پر روانہ ہوں۔

عبدالرحمن مبشر عفی عنہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان

وعدہ } جو لوگ وعدہ کرتے ہیں اور پھر ان وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حضور بھی سرخرو ہوتے ہیں اور دین کے کام میں بھی مددگار بنتے ہیں۔ (۲ ستمبر ۱۹۵۱ء)

کوشش کریں کہ اگر پہلے تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے تو اگست کے پہلے عشرہ میں ضرور کر دیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا } (۱) برادرم چوہدری دین محمد صاحب ننگلی درویش قادیان کی بیوی قریباً دو ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

اقبال احمد جالندھری۔ ربوہ

(۲) چند روز ہوئے میرے والد صاحب الحاج شیخ منظور علی صاحب کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی تھی۔ ویسے تو طبیعت اب ٹھیک ہے لیکن کمزوری بہت ہو گئی تھی۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ اختر احمد شیخ دارالصدر ربوہ

(۳) خاکسار ان دنوں بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ایم۔ اے سعید

(۴) ماسٹر محمد شریف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ بعارضہ بخار (ملیریا) بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی

(۵) میرے بڑے بھائی محمد صدیق شاہ صاحب مسکین ۵/۸ سے پیشاب بند ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ایک بار اپریشن ہو چکا ہے۔ اور دوسرا اپریشن ہونے والا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

(۶) خاکسار کی اہلیہ نسیمہ بیگم اور میرے بھائی رشید احمد صاحب عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ قریشی سعید احمد درویش قادیان

(۷) خاکسار کی والدہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور محمودہ صاحبہ کو بخار سے تو افاقہ ہے لیکن کمزور بہت ہیں۔ نیز میری صحت بھی عموماً خراب رہتی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

ناصر احمد ابن چوہدری فیض محمد صاحب بوٹے دی جھگی لائلپور

سربراہوں کی کانفرنس کے متعلق امریکہ اور برطانیہ میں اتفاق رائے

نئی روسی تجویز سے مایوسی

لندن ۲۹ جولائی برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے سربراہوں کی کانفرنس کے بارے میں جو نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ برطانیہ ان کے متعلق اپنے حلیفوں سے مزید مشورہ کرے گا۔ ترجمان نے روس کی نئی تجاویز پر تبصرہ سے انکار کیا۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق روس کی نئی تجاویز سے سفارتی حلقوں کو صدمہ پہنچا ہے۔ اب تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ سوویٹ یونین نے حفاظتی کونسل کے زیر اہتمام سربراہوں کی کانفرنس بلانے کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی تجاویز حتمی طور پر منظور کر لی ہیں۔ اور امریکہ و برطانیہ بھی اس تجویز پر قائم رہیں گے۔ سفارتی مبصروں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے غالباً امریکہ اور برطانیہ نے کانفرنس کی تاریخ، مقام انعقاد اور ہیئت طے کرنے کا اختیار حفاظتی کونسل کو دینے کے لئے جو اصرار کیا۔ اسی کے باعث مسٹر خروشیف نے دوبارہ پانچ قوموں کے مذاکرات کی تجویز پیش کرنا مناسب خیال کیا ہے۔ مبصروں کا خیال ہے کہ روس کی اس تجویز کا مقصد امریکہ اور برطانیہ میں اختلافات پیدا کرنا ہے

دریں اثنا ایجنسی فرانس نے لندن میں باخبر حلقوں کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتیں سربراہوں کی کانفرنس کے متعلق مشترک موقف اختیار کریں گی۔ ادھر لندن میں لیبر حلقے مایوس ہیں۔ کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیس نے مداخلت کر کے سربراہوں کی کانفرنس کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے

ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق روس کی نئی تجویز سے مغربی ملکوں کو بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ برطانوی وزیر خزانہ لارڈ ہیلز برطانوی وزیر خزانہ لارڈ کلمور نے کہا کہ سربراہوں کی کانفرنس کے متعلق روس کی نئی یادداشت سے حکومت کو بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ آپ نے کہا کہ سربراہوں کی کانفرنس کے لئے مناسب ترین جگہ حفاظتی کونسل ہی ہے۔ آپ نے کہا "مسٹر خروشیف کی تازہ تجاویز سے مجھے اور میرے رفقاء کو بڑی مایوسی ہوئی۔ کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ مسٹر خروشیف نے اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے زیر اہتمام سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز منظور کر لی ہے جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے۔ وہ حفاظتی کونسل میں سربراہوں کو بلانے کی تجویز پر زور دے گا۔ اور اس سلسلہ میں کامن ویلتھ کے ممبر ملکوں اور اپنے دوسرے حلیفوں سے مشورہ بھی کرے گا۔

لندن میں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ مسٹر خروشیف کی تازہ تجاویز کا جواب دیتے ہوئے سربراہوں کی کانفرنس کے لئے غالباً دس اگست کی تاریخ تجویز کریگا۔ اور وہ اصرار کرے گا۔ کہ مجوزہ کانفرنس حفاظتی کونسل کے زیر اہتمام ہی منعقد کی جائے۔

مسٹر ڈلیس واشنگٹن واپس پہنچ گئے

واشنگٹن ۳۰ جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیس نے آج لندن سے واشنگٹن واپس پہنچ کر بتایا کہ امریکہ نے معاہدہ بغداد کے ممبر ملکوں — ترکیہ ایران اور پاکستان سے اپنے تعلقات مستحکم بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس سے ان ملکوں کا اعتماد اور حوصلے بلند ہو گئے ہیں۔

مسٹر ڈلس نے سربراہوں کی کانفرنس کے بارے میں روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کی تازہ ترین یادداشت پر تبصرہ سے انکار کیا۔ آپ نے کہا کہ میں آج صدر آئزن ہاور سے اس یادداشت کے بارے میں گفتگو کروں گا۔ آپ نے بتایا کہ مغربی جرمنی کے چانسلر سے میری پہلی گفتگو اطمینان بخش رہی ہے۔

انگلستان نے چوتھا ٹیسٹ بھی جیت لیا

مانچسٹر ۳۰ جولائی۔ انگلستان نے نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیم کو اننگز اور تیرہ رنز سے شکست دے کر آج چوتھا ٹیسٹ بھی جیت لیا۔ پانچ ٹیسٹ میچوں کے موجودہ سلسلہ میں انگلستان اس سے پہلے نیوزی لینڈ کے خلاف تین ٹیسٹ جیت چکا ہے دوسری اننگز میں نیوزی لینڈ نے دو سو ستر سٹھ رنز بنائیں۔ اور انگلستان نے نو وکٹوں پر تین سو پینسٹھ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

ایک ترک اور دو یونانی ہلاک

نکوسیا ۳۰ جولائی۔ آج قبرص کے دو یونانی باشندوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ دریں اثنا کل نکوسیا میں جس ترک باشندہ کو گولی ماری گئی تھی آج وہ ہسپتال میں جاں بحق ہو گیا۔

لبنان کو اقوام متحدہ کے زیر سایہ غیر جانبدار حیثیت دینے کی تجویز

معاہدہ بغداد کی لنڈن کانفرنس میں امریکی موقف سے اتفاق

لنڈن ۳۰ جولائی۔ معاہدہ بغداد کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس لنڈن میں ہو رہی ہے اس کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ وزرائے اعظم نے امریکہ کی اس تجویز سے کافی حد تک اتفاق کیا ہے کہ لبنان کو اقوام متحدہ کے زیر سایہ غیر جانبدار حیثیت دے دی جائے

ان حلقوں نے بتایا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر فاسٹر ڈلیس نے کانفرنس میں یہ تجویز پیش کی تھی اور اس کے حق میں جو دلائل دیئے تھے ان میں ایک دلیل یہ بھی تھی کہ لبنان اس طرح کا سو فیصدی عرب ملک نہیں جس طرح کے دوسرے ممالک ہیں کیونکہ لبنان میں خاصی بڑی آبادی عیسائیوں کی ہے۔ اور اس ملک کے بہت سے باشندے کاروباری لوگ ہیں۔ مزید برآں یہ کہ اس ملک کا ہوائی اڈہ مشرقی بحیرہ روم کے علاقے کے لئے بین الاقوامی گذرگاہ ہے پھر یہاں ایک امریکی یونیورسٹی ہے جس نے اس ملک کے چودہ لاکھ باشندوں کی ثقافتی نشوونما کے لئے خاصا کام کیا ہے

کانفرنس میں ان کے علاوہ متعدد اور دلیلیں بھی اس تجویز کے حق میں پیش کی گئیں کہ لبنان کو عرب قومیت پرستی کے موجودہ سیلاب سے بہر صورت بچا کر رکھا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کے مندوبین ان خطوط پر سوچ رہے ہیں۔ کہ لبنان کی سلامتی کو یقینی بنا دینے کی خاطر اسے ایک ایسی غیر جانبدار حیثیت دی جائے کہ اقوام متحدہ اس کی سرپرستی اور نگرانی کرے۔ اس صورت میں امریکی فوجیں بھی وہاں سے بلا لی جائیں گی جو حکومت لبنان کی طرف سے فوری امداد کی درخواست پر بھیجی گئی تھیں۔

معاہدہ بغداد کے مدبروں نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اردن میں مقیم برطانوی فوجوں کا مسئلہ لبنان میں مقیم امریکی فوجوں کے مسئلہ سے زیادہ مشکل اور الجھا ہوا ہے

کیونکہ امریکی فوجیں لبنان سے جلد واپس آسکتی ہیں۔ مگر برطانوی فوجیں اردن سے جلد واپس نہیں آسکتیں۔ اس سلسلے میں ایک اور نہایت مشکل مسئلہ یہ ہے کہ اگر اردن کی سلامتی پر کوئی آنچ آئی تو اسرائیلیوں اور عربوں کے درمیان ایک مرتبہ پھر شدید جنگ شروع ہو جائے گی۔

ذرائع اشارہ کل بیروت میں لبنانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل فواد شہاب نے صدر آئزن ہاور کے نمائندہ رابرٹ مرفی اور دوسرے امریکی لیڈروں سے بات چیت کی یہ امر قابل ذکر ہے کہ جنرل شہاب لبنانی صدارت کے امیدوار ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ لبنانی کمانڈر انچیف نے ہیڈ کوارٹرز میں پہنچ کر امریکی لیڈروں سے ملاقات کی۔

بھارتی فوج کو کمک مہیا کی جائیگی

کلکتہ ۳۰ جولائی۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے ساتھ سرحدی وارداتوں کی مؤثر روک تھام کے لئے مشرقی بھارت میں متعین علاقائی فوج کی طاقت میں اضافہ کیا جائے گا۔

مسٹر کرشنا مینن نے کہا کہ ہمارا ہمسایہ ایک ایسا ملک ہے جس کے ساتھ ہم دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم ابھی تک اس کی دوستی حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں آپ نے سرحدی وارداتوں کی روک تھام کے لئے علاقائی فوج میں اضافے کی ضرورت پر زور دیا۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر کا احتجاج

بون ۳۰ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر متعینہ مغربی جرمنی نے امریکی اور برطانوی فوجوں کو عرب ملکوں میں اتارنے کے لئے مغربی یورپ کے ہوائی اڈے استعمال کرنے پر احتجاج کیا ہے۔ سفیر نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے موجودہ بحران کا حل یہ ہے کہ اینگلو امریکی فوجیں لبنان اور اردن سے واپس بلا لی جائیں۔

ارجنٹائن میں سیلاب سے بارہ ہزار افراد بے گھر

بیونس آئرز ۳۰ جولائی ہفتہ اور اتوار کی شب کو ارجنٹائن کے علاقے میں شدید سیلاب کے باعث بارہ ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ یہ سیلاب دریائے ریو لا پلاٹا کی سطح میں غیر معمولی اضافے کے باعث آیا تھا۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد بھی معلوم نہیں ہو سکی۔ متاثرہ افراد کو فوج امداد مہیا کر رہی ہے۔ سیلاب سے ارجنٹائن کا ہوائی اڈہ بھی زیر آب آگیا ہے۔

حضرت سیّدہ اُمّ ناصر صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور ایک صاحبزادی موجود تھیں۔ حضرت سیدہ مرحومہؓ کی والدہ صاحبہ محترمہ اس وقت زندہ ہیں۔ جن کی عمر قریباً ۸۵ اور ۹۰ سال کے درمیان ہے۔ حضرت سیدہ مرحومہؓ کے ان کی اپنی والدہ سے دو بھائی ہیں ایک مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب جو گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہو کر آجکل ربوہ میں مقیم ہیں اور دوسرے کرنل ڈاکٹر تقی الدین صاحب وہ بھی سروس سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ نیز آپ کی ایک ہمشیرہ بھی زندہ ہیں جو خان بہادر خلیفہ اسد اللہ صاحب مرحوم سے بیاہی گئی تھیں۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ بڑی سلجھی ہوئی طبیعت کی مالک۔ تقویٰ شعار۔ باوقار مخلص اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی خاتون تھیں اور سب روحانی اور جسمانی عزیزوں کے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھتی تھیں۔

تمام بڑی بڑی جماعتوں کو تاروں اور ٹیلیفون کے ذریعہ حضرت سیدہ مرحومہؓ کی وفات کی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ جنازہ غالباً آج رات کو مری سے کسی وقت ربوہ پہنچے گا اور غالباً جمعہ کی صبح کو سپرد خاک کیا جائے گا

حضرت سیّدہ مرحومہ کا انتقال ایک جماعتی صدمہ اور قومی نقصان ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بالخصوص سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تو یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ ہم جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور حضرت سیدہ مرحومہ کی والدہ ماجدہ۔ صاحبزادگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد سے گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت سیّدہ رضی اللہ عنہا کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ غمگین و سوگوار قلوب کو آپ سہارا بخشے اور سیّدہ مرحومہ کی وفات سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اور جماعت میں جو خلا واقع ہو گیا ہے اسے آپ اپنے فضل و کرم سے پُر فرمائے۔ آمین ثم آمین ٭

پاکستان، ترکیہ، ایران، برطانیہ اور امریکہ میں دفاعی اتحاد برقرار رکھنا ضروری ہے

اسلامی ملکوں کی دولت مشترکہ کا قیام ابھی ممکن نہیں (صدر مرزا)

کراچی ۳۱ جولائی۔ صدر سکندر مرزا نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ پاکستان، ترکیہ، ایران، برطانیہ اور امریکہ میں دفاعی اتحاد قائم رہنا ضروری ہے۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ سردست اسلامی ممالک کی دولتِ مشترکہ کا قیام غالباً ممکن نہیں ہوگا۔

صدر سکندر مرزا نے اپنے انٹرویو میں کہا پاکستان، ترکیہ، ایران، برطانیہ اور امریکہ کے لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ وہ ایک دفاعی اتحاد کے ذریعے باہم مربوط رہیں جسکی بنیاد علاقائی سلامتی پر ہو۔ اور اس مقصد کے لئے اگر ضروری ہو تو بے شک معاہدہ بغداد کی جگہ نیا اتحاد قائم کر لیا جائے۔

آپ نے کہا۔ اس مرحلہ پر میرے خیال میں اسلامی ممالک کی دولتِ مشترکہ کا قیام ممکن نہیں۔ اسی طرح یہ کہنا آسان نہیں کہ عرب قومیت پرستی کونسی راہ پر جا رہی ہے۔ آپ نے کہا عرب قومیت پرستی سے اگر عالم عرب کو اتحاد اور تقویت پہنچانا مقصود ہو تو ہر شخص اس پر خوش ہوگا اور اس کا خیر مقدم کرے گا۔ لیکن اگر اس کا مقصد اس علاقے کے باقی ممالک پر سامراجی مقاصد کے لئے کوئی خاص نظریہ مسلط کرنا ہو تو پھر اس کی مزاحمت ہونی چاہیئے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی پر مختلف سیاسی جماعتوں کی نکتہ چینی کا ذکر کرتے ہوئے صدر مرزا نے کہا ''سیاسی پارٹیاں واقعات و حقائق پر نگاہ رکھے بغیر خارجہ پالیسی پر اعتراض کر رہی ہیں۔ اس لئے ان کی نکتہ چینی کو سنجیدہ نہیں سمجھا جا سکتا''۔ آپ نے کہا ''آج جو لوگ خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی میں سب سے پیش پیش ہیں چند ماہ پہلے تک وہ اس کی تائید میں سب سے آگے تھے۔ یہ پالیسی دراصل مسلم لیگ حکومت ہی نے شروع کی تھی''۔

آپ نے بتایا کہ ترکیہ، ایران اور پاکستان پر مشتمل کنفیڈریشن قائم کرنے کے امکان کے سوال پر کوئی بات چیت ابھی نہیں ہوئی۔ آپ نے کہا۔ خان عبد الغفار خان نے نہایت معقول رویہ اختیار کیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ ان کا مطالبہ پشتونستان قومی نہیں بلکہ صوبائی بنیاد پر ہے۔ اور یہ کہ پاکستان سے ان کی وفاداری قطعاً مشکوک نہیں۔ صدر مرزا نے کہا کہ ملک کی سالمیت اور استحکام کے لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ پٹھان اور پنجابی بھائیوں کی طرح مل کر رہیں۔

تحریک آزادی کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے کہا کہ یہ تحریک دراصل کشمیری باشندوں نے شروع کی ہے۔ اور انہوں نے کم از کم حکومت پاکستان پر یہ واضح کر دیا ہے کہ آزادی کشمیر کے لئے ان کے جذبات کتنے شدید ہیں۔ صدر مرزا نے کہا۔ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ چوہدری غلام عباس تحریک کو اب تک کیوں جاری رکھے ہوئے ہیں''۔

پاکستان نے عراق کو تسلیم کر لیا

کراچی ۳۱ جولائی۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے نئی عراقی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے ٭